السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک جدید تعلیم یافتہ نوجوان دینی تعلیم اوردینی تحریک سے مسلک کے ذہن میں تردد پیدا ہواکہ جس مہربان آقا نے سفر میں قصر کی اجازت بخشی ہے اس عالم مرض میں قصر کی اجازت ضروری ہوگی ، عام مرض کی حالت میں نہ ہو،لیکن ایسے حالات جب نیم غشی اورشدت مرض کی کیفیات ہوں اس میں توقصر کی ضرور اجازت ہوگی ؟ عبدالمتین ، مجلہ ناناپارہ ، ضلع بہرائچ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شب معراج میں مغرب کے علاوہ بقیہ چار نمازیں صرف دودو رکعت فرض کی گئی تھیں ، خواہ حضر میں ہو یا سفر میں ۔ ہجرت کے کچھ دنوں بعد مدینہ میں مغرب اور فجر کے علاوہ بقیہ تین نمازوں میں دودو رکعت کا اضافہ کرکے چارچار رکعات کردیا گیا، حضرت میں ہو یا سفر میں ۔ پھر جب آیت قصر فی السفر نازل ہوئی توسفر میں رباعی نمازوں میں دو رکعت کی تخفیف کردی گئی ۔ اس طرح سفر کی فرض نمازوں کی تعداد اپنی ابتدائی اصلی حالت پر گیارہ رکعت کردی گئی اور حضر کی فرض نمازوں کی تعداد سترہ رکعت ہی رہی ۔

بحالت سفر، مسافر کے خارجی حالات اورسفر کی دشواریوں جیسے : پڑاؤ اورقیام کے وقت کی تنگی اور منزل مقصود تک پہنچنے کی اور وہاں سے واپسی کی جلدی وغیرہ کا تقاضہ یہ ہے کہ رکعتوں کی تعداد میں کمی کردی جائے ،اور جمع بین الصلاتین حقیقی کی اجازت دے دی جائے ۔ چنانچہ سفر کی مشقتوں اورزحمتوں کا لحاظ کرتے ہوئے ایسا ہی کیا گیا ،اوربعد میں مطلق سفر میں مذکورہ رعایت اور تخفیف باقی رکھی گئی ،چاہے مذکورہ دشواریاں پائی جاویں یا نہ پائی جاویں ۔

بحالت مرض ، مریض کی ذاتی ،جسمانی حالت کے علاوہ ایسا کوئی خارجی سبب نہیں پایا جاتا ، کہ جس کی وجہ سے اس کی رباعی نمازمیں قصر کی اجازت دی جائے ،البتہ اس کی ذاتی جسمانی حالت کا تقاضہ ، یہ ہے کہ نماز کی ادائیگی کی ہَیئت اورشکل میں اس کےلیے رعایت اور تخفیف اورآسانی کردی جائے ، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا ہے ۔ کھڑے ہوکر نہ پڑھ سکتا ہو تو بیٹھ کرپڑھے ، تربع (چھارزانو یعنی : آلتی پالتی مارکر) یا افتراش یا تورک یا بیٹھنے کی جوکیفیت اس کےلیے آسان ہو اختیار کرے ، رکوع میں کچھ جھک جائے اورسجدہ میں پیشانی زمین پر رکھے ، اوراگر اس پر قدرت نہ ہو، توسجدہ کےلیے رکوع سے کچھ زیادہ جھک جائے ، اوراگر کسی طرح بھی بیٹھ کر نماز پڑھنے پر قدرت نہ ہو، تو دائیں پہلو پر لیٹ کرادا کرے درآنحالیکہ سر شمال میں اوردونوں پاؤں جنوب میں ہوں ،اورچہرہ قبلہ کی طرف ہو۔ اوراگر اس طرح بھی نماز پڑھنے پر قدرت نہ ہو، توچت لیٹے لیٹے نماز پڑھے ، اس طرح پرکہ دونوں پاؤں قبلہ کی طرف ہوں ،اور سر مشرق کی جانب اورسر کے نیچے کوئی تکیہ رکھ لیا جائے ،تاکہ چہرہ فی الجملہ قبلہ کی طرف ہوجائے ، اوران دونوں حالتوں میں رکوع وسجدہ کےلیے سر اورابرو کا اشارہ اور نیت کافی ہوگی ۔ لیکن رباعی نمازیں ہر حال میں چارہی رکعت رہیں گی ۔ کیونکہ حضر میں مریض کےلیے رکعتوں کی تخفیف کا کوئی مقتضیٰ نہیں پایا جاتا۔ بے ہوشی کی حالت میں چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا کے مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے ،امام شافعی رحمہا اللہ فرماتے ہیں کہ : ، کسی بھی ایک نماز کا پورا وقت اگر بے ہوشی میں گزرجائے تواس نماز کی قضا ضروری نہیں ہے ، اوراگر کسی نماز کے جزء وقت میں ہوش آگیا تواس نماز کی قضا لازم ہوگی ۔ اورامام احمد فرماتے ہیں کہ : خواہ کتنی بھی نمازیں بے ہوشی کی حالت میں گزرجائیں سب کی قضا ضروری ہے ۔ اورامام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ : اگر پانچ یا اس سے کم نمازیں بے ہوشی کی حالت میں گزریں توان سب کی قضا ضروری ہوگی اوراگر پانچ سے زیادہ یعنی : چھ یا اس سے زیادہ نمازیں بحالت بے ہوشی گزریں توسب کی قضا ساقط ہوجائے گی ۔

اس مسئلہ میں کوئی اعتبار مرفوع حدیث موجود نہیں ہے ،صرف صحابہ اورتابعین کے فتاویٰ مروی ہیں اوروہ بھی مختلف ،اس لیے ائمہ کی رائیں اورفتاوے بحالت بیہوشی فوت شدہ نمازوں کی قضا کے بارے میں مختلف ہوگئے ۔ مفصل بحث ''المغنی ،،لابن قدامہ اور '' التعلیق المجد علی موطأ محمد ،، میں ملاحظہ فرمائی جائے ۔ املاہ : عبیداللہ الرحمانی المبارکفوری 7 5 1398 (افکار عالیہ مؤناتھ بھنجن ج:3 ش:4 1 اکتوبر تا دسمبر 2006ء رمضان تاذی الحجہ 1427ھ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 332